اعلیٰ حضرت مجددِ دین و ملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مع تخریج و تسہیل
مسمّٰی بنامِ تاریخی الملفوظ
معروف بہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت
رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
مکمل 4 حصے
مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا
محمد مصطفےٰ رضا خان
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص ٣٧٩) **یعنی اسباب** ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

سب سے پچھلی امت

شبِ معراج ربُّ العِزّت جل جلالہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

هَلْ غَمَّكَ اَنْ جَعَلْتُكَ کیا تمہیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے

اٰخِرَالنَّبِيِّيْنَ تمہیں سب سے پچھلا نبی کیا؟

عرض کی: ''نہیں۔'' اِرشاد فرمایا کہ تمھاری اُمَّت کو اس بات کا غم ہوا کہ میں نے انہیں سب سے پچھلی اُمَّت کیا؟ عرض کی: ''نہیں اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) میرے!'' ارشاد فرمایا: ''میں نے انہیں اس لیے سب سے پچھلی اُمَّت کیا کہ سب اُمّتوں کو ان کے سامنے رُسوا کروں اور انہیں کسی کے سامنے رُسوا نہ کروں۔''

(الخصائص الكبرى،باب كلامه لله عزوجل عند سدرة المنتهى،ج ٢،ص ٣٣١)

دامنِ رحمت کی وسعت

﴿پھر فرمایا:﴾ ایک آنکھ کے لیے کروڑوں آنکھوں کا اِعزاز کیا (یعنی مرتبہ دیا) جاتا ہے۔ روزِ قیامت تمام اُمّتوں کو مُنادی (یعنی نِدا دینے والا) پُکارے گا جب اس اُمَّت کی باری آئے گی نِدا کرے گا: ''کہاں ہیں اُمَّتِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)؟'' اور دامنِ رحمت وسیع کیا جائے گا اس میں سب کو لے لیا جائے گا کسی کو ان کے حساب کا پتا بھی نہ چلے گا۔

امت کا حساب اور بخشش

ایک حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ)! میری اُمَّت کا حساب مجھے دے دے۔ ارشاد فرمایا: ''اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تیری اُمَّت میرے بندے ہیں خود حساب لُوں گا اور خود ہی بخش دوں گا۔''

(كنز العمال،كتاب القيامة،قسم الاقوال،الحديث ٣٨٩٦٧،ج ١٤،ص ١٦٠،ملخصًا)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ

روزِ قیامت دَامنِ رَحمت میں تمام اُمَّت کو جمع فرمایا جائے گا اور ارشاد فرمایا جائے گا: میں نے اپنے حُقُوق مُعاف

کیے تم آپس میں ایک دوسرے کے حُقُوق مُعاف کرواور جنت کو چلے جاؤ۔(المعجم الاوسط،الحدیث ۱۳۳۶،ج ۱،ص ۳۶۷) یہ سب صَدَقہ ہے سرکار کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پہلی منزل

﴿پھر فرمایا:﴾ بندگی ہونا چاہیے، مرتے وقت محمدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر جان نکل جائے پھر تو سب آسان ہے۔ یہی ایک پہلی منزل ہے جو تمام منزلوں سے سخت تر ہے **اللّٰہ**(عَزَّوَجَلَّ) آسان فرمائے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ ترجمۂ کنزالایمان: **اللّٰہ** ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔ (پ ٤،اٰل عمرٰن:۱۷۳)

عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا(اسی پر ہم توکل کرتے ہیں)

اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور جنت میں چلا جا

﴿پھر فرمایا:﴾ قیامت کے دن باوجود ان رحمتوں اور مہربانیوں کے ہم میں بعض وہ لوگ ہوں گے جو اس وقت بھی بُخل کریں گے۔ حدیث میں ہے: ایک شخص کو جنت کا حکم ہوگا وہ جانا چاہے گا کہ اس کا حق دار کھڑا ہوگا۔ عرض کرے گا: اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ)! میرا حق میرے اس بھائی سے دلا۔ حکم ہوگا: اس کی نیکیاں اُسے دے کر حق پورا کرو۔ نیکیاں ختم ہوجائیں گی اور اس کا حق باقی رہے گا۔ ﴿فرمایا کہ:﴾ تین پیسے جو کسی کے اپنے اوپر آتے ہوں گے ان کے بدلے میں 700 باجماعت نمازیں لی جائیں گی۔

حق دار پھر کھڑا ہوگا عرض کرے گا: اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ)! میرا حق میرے اس بھائی سے دلوا حکم ہوگا اس کی بدیاں (یعنی برائیاں) اس پر رکھ کر حق پورا کرو۔ اس کی بدیاں بھی ختم ہوجائیں گی اور اَبھی حق باقی ہے پھر وہ کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا: اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ)! میرا حق میرے اس بھائی سے دلوا۔ ارشاد ہوگا: اس کی تمام نیکیاں تجھے مل گئیں تیری تمام برائیاں اس پر رکھ دی گئیں۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ ترجمۂ کنزالایمان: تو **اللہ** سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان۔ (پ۱۳،یوسف:٦٤)

اب اس کے پاس کیا ہے جو تو لے گا۔ عرض کرے گا: اے ربّ میرے! میرا حق اَبھی باقی ہے وہ اس سے دلوا۔ تب فرشتوں کو حکم ہوگا کہ جنت سے ایک مکان خوب آراستہ کر کے عَرَصات (یعنی میدانِ محشر) میں لایا جائے سب لوگ اس کو نہایت شوق سے دیکھنے لگیں گے۔ ربُّ العزت جل جلالہٗ ارشاد فرمائے گا: میں اس مکان کو بیچتا ہوں کوئی ہے جو اس کو خریدے حَق دار عرض کرے گا: اے ربّ میرے! اس کی قیمت کس کے پاس ہوگی؟ اِرشاد فرمائے گا: ولیکن تیرے پاس اس کی قیمت ہے۔ عرض کرے گا: اے ربّ میرے! وہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کا حَق مُعاف فرما دے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں چلا جا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب الترغیب فی العفو، الحدیث۳۷٦۸، ج۳، ص۲٤۷ ملتقطاً)

حقوق العباد کی معافی

﴿پھر فرمایا:﴾ خدا نے وَعدہ فرمالیا ہے کہ حَقُّ العبد کو میں مُعاف نہ کروں گا ورنہ بندے کا بھی وہی مالک بندے کے حُقُوق کا بھی وہی مالک وہ چاہے تو تمام بندوں کے تمام حقوق مُعاف کردے مگر چونکہ اس نے وعدہ فرمالیا ہے اس لیے اس طور پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں سے حقوقُ الْعِبَاد مُعاف کرائے گا۔

چاند دیکھنے کا سیدھا حساب

عرض: قَواعِدِ رُؤیَتِ ہلال (یعنی چاند دیکھنے کے اُصول) یقینی ہیں یا تخمینی؟

ارشاد: تَخمِینی ہیں، سب میں پہلا فَنِ ہیئت[1] کا اِمام جو گِنا جاتا ہے بَطْلِیْمُوس ہے اس نے مُجَسْطِی لکھی، اس میں تمام اَفلاک کے اَحوال، ستاروں کا طلوع وغُروب، ان کا آپس میں نظری فاصلہ، یہاں تک کہ ثَوابِت (یعنی ستاروں) کا بھی طُلُوع وغُروب لکھا ہے کہ فلاں ستارہ آفتاب سے اتنے بُعد (یعنی دُوری) پر ہوگا تو نظر آئے گا اور اتنے بُعد (یعنی دُوری) پر ہوگا تو نہیں اور ہلال (یعنی چاند) کو چھوڑ گیا وہ اس کے قابو (یعنی بَس) کا نہ تھا۔ مُتَاَخِّرِین نے اس کا قاعدہ (یعنی اصول) ایجاد کیا ہے آٹھ

[1]: وہ علم جس میں اَجرامِ فلکی سے بحث کی جاتی ہے۔